24 اکتوبر 1963

# ازعدالت عظمیٰ

## اسٹیٹ آف مہاراشٹرا

بنام

## مشری لال تاراچند لودھا اور دیگران

(پی۔بی۔گجیندر گڈکر، کے۔سبّا راؤ، کے۔این۔وانچو، جے۔سی۔شاہ اور راگھوبر ڈے جسٹسز)

بامبے کورٹ فیس ایکٹ، 1959 (1959 کا 36)، آرٹیکل 1، شیڈول 1–"موضوع کی قیمت–اپیل میں تنازعہ کا معاملہ–تعمیر–خاص طور پر چیلنج نہیں کیے گئے سود زیر التواء کے ایوارڈ– عدالتی فیس، اگر قابل ادائیگی ہو۔

مدعی مدعا علیہ نمبر 1 نے مدعا علیہ کو سود کے ساتھ سود کی تاریخ تک کی رقم کی وصولی کے لیے مقدمہ دائر کیا۔اس کے دعوے کا فیصلہ 13,033.6.6 روپے کی رقم میں دعویٰ کی تاریخ سے وصولی تک 10,120 روپے کی رقم پر 4 فیصد سالانہ کے ساتھ مستقبل کے سود کے ساتھ کیا گیا تھا۔اس حکم نامے کے خلاف مدعا علیہ نے ہائی کورٹ میں اپیل کی اور اپیل کی قیمت 13,033.66 روپے رکھی اور اس رقم پر مطلوبہ عدالتی فیس ادا کی۔اس کی اپیل کی تمام بنیادیں مدعی کے دعووں کی خوبیوں سے متعلق ہیں اور ٹرائل کورٹ کی جانب سے اس شرح پر مستقبل میں زیر التواء سود دینے کی درستگی کے ساتھ معاملہ نہیں کیا گیا جس پر اسے شمار کیا جانا تھا۔ٹیکسنگ آفیسر نے مدعا علیہ کو یادداشت کی اپیل پر 70 روپے خسارے کی کورٹ فیس ادا کرنے کی ہدایت کی کیونکہ اس کی رائے تھی کہ اپیل پورے حکم نامے کے خلاف ہے اور عدالت کے مقصد کے لیے متنازعہ موضوع کی قیمت کی رقم فیس 14,036.80 روپے تھی کیونکہ سوٹ کی تاریخ سے لے کر 10,120 روپے کے حکمنامے کی تاریخ تک سود کی رقم 1,033.40 روپے ہوگئی۔مدعا علیہ نے اس حکم کو بمبئی کورٹ فیس ایکٹ 1959 کے دفعہ 5(2) کے تحت ہائی کورٹ میں نظر ثانی میں چیلنج کیا۔ہائی کورٹ نے ٹیکسنگ آفیسر کے حکم کو ایک طرف کر دیا اور فاضل جج نے یہ خیال ظاہر کیا:

"اپیل میں موضوع فریقوں کے درمیان تنازعہ کا اصل معاملہ ہے نہ کہ کوئی ایسی چیز جو اس کے فیصلے کے ساتھ کھڑی ہو یا گرے۔دوسرے لفظوں میں، اس کا مطلب وہ حق ہونا چاہیے جو فریقین کے درمیان تنازعہ میں ہو۔"

اس عدالت میں اپیل کنندہ ریاست نے ہائی کورٹ کے مذکورہ نظریے کی درستگی کو چیلنج کیا اور بنیادی طور پر ہائی کورٹ کی جانب سے نجی کونسل کو اپیل کرنے کی اجازت دینے سے متعلق متعلقہ دفعات میں" قدر یا تنازعہ میں موضوع" کے اظہار پر عدالتوں کی طرف سے رکھی گئی تعمیر پر انحصار کیا۔

منعقد:(i) کہ بامبے کورٹ فیس ایکٹ کے شیڈول 1 کے آرٹیکل 1 میں متنازعہ موضوع کی رقم یا قیمت کے اظہار کو اسی طرح کے اظہار

پر رکھی گئی تعمیر کی روشنی میں اس بات پر غور کرنے کے مقاصد کے لیے نہیں سمجھا جا سکتا کہ آیا معاملہ اس اصول کے اندر آیا تھا جس سے ہائی کورٹس کو نجی کونسل میں اپیل کے لیے اجازت دی جا سکتی تھی۔ یہ ایکٹ ایک ٹیکس لگانے والا قانون ہے اور اس کی دفعات کو سختی سے مدعی کے حق میں سمجھا جانا چاہیے۔

گورو پرشد کھونڈ بمقابلہ جگچندر، 8 ایم۔آئی۔اے 166 اور دورگا داس چودھری بمقابلہ رامانوتھ چودھری، 8 ایم۔آئی۔اے 262، قابل اطلاق میں منعقد ہوئے۔

(ii) ایسے دعوے جو کسی مصدقہ حق پر مبنی نہ ہوں بلکہ متنازعہ حق کے فیصلے پر منحصر ہوں اور جن کے حوالے سے عدالت کی صوابدید میں راحت ہو، وہ شکایت میں تنازعہ کا موضوع یا اپیل کے میمو کے دائرے میں نہیں آتے۔

(iii) طے شدہ زیر التواء سود کی رقم کو ایکٹ کے شیڈول I کے آرٹیکل 1 کے مقاصد کے لیے اپیل میں متنازعہ موضوع کی رقم یا قیمت میں شامل نہیں کیا جانا چاہیے جب تک کہ اپیل کنندہ خاص طور پر اس حکم نامے کو مسترد کرنے کے دعوے سے آزادانہ طور پر زیر التواء سود کی رقم کے لیے حکم نامے کی درستگی کو چیلنج نہ کرے۔

موجودہ معاملے میں، اس سلسلے میں حکم نامے کو خاص طور پر چیلنج نہیں کیا گیا تھا اور اس لیے ہائی کورٹ کے نقطہ نظر کو درست قرار دیا جانا چاہیے۔

متھولال بمقابلہ چمیلی، 57 آل 71، کیولا پتی ایم ایس ٹی بمقابلہ بی این ورما، آئی ایل آر 12 لکھنؤ 466 اور آشوتوش بمقابلہ ستندر کمار، 54 سی ڈبلیو این 380 کا حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: 1962 کی سول اپیل نمبر 587۔

1961 کی سول نظر ثانی کی درخواست نمبر 441 میں بمبئی ہائی کورٹ کے 12 اپریل 1961 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل آف انڈیا ایس وی گپتے اور آر ایچ ڈھبر۔

ایس جی پٹوردھن اور اے جی رتنا پرکھی، مدعا علیہ نمبر 1 کے لیے۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

راگھو بردیال۔ جے۔ یہ اپیل، خصوصی اجازت کے ذریعے، یہ سوال اٹھاتی ہے کہ آیا مقدمہ دائر ہونے کے بعد کی مدت کے لیے مقرر کردہ سود کی رقم بابت کورٹ فیس ایکٹ 1959 کے شیڈول I کے آرٹیکل 1 میں تنازعہ میں موضوع کی رقم یا قیمت کے اظہار کے اندر آتی ہے، جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے، اپیل کے یادداشت پر قابل ادائیگی عدالتی فیس کے مقاصد کے لیے۔

مدعی مدعا علیہ نمبر 1 نے احمد نگر میں سول جج (سینئر ڈویژن) کی عدالت میں 1957 کا خصوصی مقدمہ نمبر 5 قائم کیا تاکہ مدعا علیہ نمبر 7 کو دیے گئے اصل قرض اور مقدمے کی تاریخ تک 9 فیصد سالانہ کی شرح سے سود کے حساب سے 13,205 روپے وصول کیے جاسکیں۔ 18 جولائی 1960 کو اس کے دعوے کو 10,120 روپے کی رقم پر مقدمے کی تاریخ سے وصول ہونے تک 4 فیصد سالانہ پر مستقبل کے سود کے ساتھ روپے 13,033-6-6 کی رقم میں طے کیا گیا۔

مدعا علیہ نمبر 7 نے حکم نامے کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل کی۔ اپیل کی یادداشت میں، مدعا علیہ نمبر 7 نے دائرہ اختیار اور عدالتی فیس کے مقاصد کے لیے دعوے کی قدر روپے 13,033-6-6 پر کی اور اس کی بنیاد نمبر 1 اور اپیل کے 48 درج ذیل تھے :

"1. کہ نچلی عدالت نے مدعی کے مقدمے کا حکم دینے میں غلطی کی۔

48. یہ کہ یہ فرمان بصورت دیگر غلط، غیر منصفانہ اور غیر قانونی ہے اور اس لیے اسے کالعدم قرار دیا جانا چاہیے۔"

بقیہ 46 بنیادیں مدعی کے دعوے کی خوبیوں سے متعلق ہیں اور ٹرائل کورٹ کی درستگی سے نمٹتی ہیں جو مستقبل میں زیر التواء ملکے سود کو اس شرح پر دیتی ہے جس پر اس کا حساب لگایا جانا تھا۔

ٹیکسنگ آفیسر کی رائے تھی کہ اپیل پورے حکم نامے کے خلاف تھی اور عدالتی فیس کے مقاصد کے لیے متنازعہ موضوع کی مالیت کی رقم 14,036.80 روپے تھی۔ 10,120 روپے کا حکم نامہ 1,033.40 روپے پر آیا اور مدعا علیہ اپیل کنندہ کے وکیل کی طرف سے یہ تسلیم کیا گیا تھا کہ اپیل کا موضوع ٹرائل کورٹ کے ذریعے منظور کیا گیا حکم نامہ تھا۔ اس کے بعد اس نے مدعا علیہ اپیل کنندہ کو ہدایت کی کہ وہ یادداشت کی اپیل پر 70 روپے کی خسارہ کورٹ فیس ادا کرے اور اس کے مطابق دعوے میں ترمیم کرے۔

مدعا علیہان نے پھر ایکٹ کی دفعہ 5(2) کے تحت ہائی کورٹ میں نظر ثانی دائر کی۔ اس کے اعتراض کو فاضل جج نے برقرار رکھا جس نے اس رائے کا اظہار کیا :

"اپیل میں موضوع فریقوں کے درمیان تنازعہ کا اصل معاملہ ہے نہ کہ کوئی ایسی چیز جو اس کے فیصلے کے ساتھ کھڑی ہو یا گرے۔ دوسرے لفظوں میں، اس کا مطلب وہ حق ہونا چاہیے جو فریقین کے درمیان تنازعہ میں ہو۔"

اس کے مطابق انہوں نے ٹیکس افسر کے حکم کو کالعدم قرار دیا اور کہا کہ اپیل کی یادداشت پر ادا کی جانے والی عدالتی فیس کی رقم مناسب عدالتی فیس ہے۔ ریاست مہاراشٹر نے اس حکم کے خلاف خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل دائر کی ہے۔

اپیل کنندہ ریاست کی طرف سے مسٹر گپٹے کا موقف ہے کہ فاضل جج کی طرف سے ظاہر کیا گیا نظریہ درست نہیں ہے اور بنیادی طور پر ہائی کورٹ کی جانب سے نجی کونسل کو اپیل کرنے کی اجازت دینے سے متعلق متعلقہ دفعات میں تنازعہ میں قدر یا موضوع کے اظہار پر عدالتوں کی طرف سے رکھی گئی تعمیر پر منحصر ہے۔

گورو پرشد کھونڈ بمقابلہ جگچندر (1) میں عدالتی کمیٹی نے کہا کہ پریوی کونسل کو اپیل کرنے کی اجازت دینے کی شرائط کے حوالے سے 10 اپریل 1838 کے کونسل کے حکم میں دی گئی ہدایات کے تقاضوں کے سلسلے میں، اپیل کی اجازت ان صورتوں میں دی جاتی تھی جہاں اپیل میں متنازعہ معاملے کی قیمت 10,000 روپے کی مخصوص رقم تھی اور اس طرح کی قیمت کا تعین کرنے میں، فرمان کی تاریخ تک مقرر کردہ سود کی رقم کو اصل رقم میں شامل کیا جائے۔

دورگا داس چودھری بمقابلہ رامانا تھ چودھری (1) اس تجویز کے لیے ایک اتھارٹی ہے کہ مقدمے کی لاگت متنازعہ موضوع کا حصہ نہیں ہے۔ نجی کونسل کے جج صاحب نے کہا:

"۔۔۔۔اگر انہیں دعوی کی گئی اصل رقم میں شامل کرنے کی اجازت دی جائے تو یہ ہر مدعی کے اختیار میں ہوگا کہ وہ اخراجات کو بڑھا کر کسی بھی مقدمے کو قابل اپیل قیمت تک لے آئے۔"

یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ مدعی کا طرز عمل ایک طویل مقدمے کی سماعت کا باعث بن سکتا ہے اور اس کے نتیجے میں زیر التواء سود کی رقم میں اضافہ ہو سکتا ہے جس سے قابل اپیل قیمت کی اپیل میں تنازعہ میں زیر بحث موضوع کی قیمت بڑھ سکتی ہے۔

ہم اس بات کو درست نہیں سمجھتے کہ ایکٹ میں اظہار کو اسی طرح کے اظہار پر رکھی گئی تعمیر کی روشنی میں سمجھا جائے تا کہ اس بات پر غور کیا جا سکے کہ آیا معاملہ اصول کے اندر آیا تھا جس سے ہائی کورٹس کو پریوی کونسل میں اپیل کی اجازت دی گئی تھی۔ یہ ایکٹ ایک ٹیکس لگانے والا قانون ہے اور اس لیے اس کی دفعات کو سختی سے مدعی کے حق میں سمجھا جانا چاہیے۔ دیگر دفعات اس مقصد کے لیے ہیں کہ فریق کو اپنا مقدمہ اگلی اعلی عدالت، پریوی کونسل میں لے جانے کے ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف ناراضگی محسوس کرنے کی اجازت دی جائے اور اس لیے اس سلسلے میں متعلقہ دفعات کو آزادانہ طور پر تشکیل دینا پڑا۔

موجودہ معاملے میں ہمیں میمورنڈم آف اپیل پر واجب الادا عدالتی فیس کی رقم کا تعین کرنے کے مقاصد کے لیے اپیل میں متنازعہ موضوع کی قدر کے اظہار کی تشریح کرنی ہوگی نہ کہ اس عدالت میں اپیل کو ترجیح دینے کے لیے اس طرح کی تشخیص کا تعین کرنے کے لیے۔

سول کورٹ میں دائر یادداشت کی اپیل پر ادا کی جانے والی عدالتی فیس کے سوال سے متعلق متعلقہ شق ایکٹ کے شیڈول I کے آرٹیکل 1 میں موجود ہے۔ اسے متنازعہ موضوع کی رقم یا قیمت کے مطابق ایڈ ویلورم ادا کیا جاتا ہے۔ مختلف رقوم کے حوالے سے لاگو شرحوں کا ذکر مضمون میں کیا گیا ہے۔ تاہم، عدالتی فیس کی زیادہ سے زیادہ رقم 15,000 روپے ہے۔

اس لیے قابل ادائیگی عدالتی فیس کی رقم کا انحصار اپیل میں متنازعہ موضوع کی رقم یا قیمت پر ہوتا ہے۔ مدعا علیہ اپیل کنندہ نے اپنے دعوے کی قدر روپے 6-6-13,033 کی اور اس رقم پر مطلوبہ عدالتی فیس ادا کی۔ لہذا یہ واضح ہے کہ وہ اپیل میں حکم نامے کے اس حصے سے اختلاف کرتا ہے جس نے مقدمے کے قیام کی تاریخ تک واجب الادا اصل اور سود کی وجہ سے اس کے خلاف روپے 6-6-13,033 دیے تھے۔ اس نے اپنے دعوے کی قیمت کے مطابق سود کی اس رقم پر اختلاف نہیں کیا جو مقدمے کی تاریخ اور حکم نامے کی تاریخ کے درمیان کی مدت کے حساب پر سالانہ 4 فیصد پر 10,120 روپے کی رقم پر مل سکتی ہے جیسا کہ حکم نامے کے تحت دیا گیا تھا۔ اس کی اپیل قابل ہے یا نہیں اس کے بغیر اپیل میں اس کے دعوے میں اس رقم کو شامل کرنا، اپیل میں متنازعہ موضوع کی قدر سے متعلق سوال سے مختلف ہے۔ وہ اس رقم کے حکم نامے پر اختلاف نہیں کرتا اور اس لیے عدالت کو اس کے بارے میں فیصلہ نہیں کرنا ہے اور اس لیے اس رقم کو متعلقہ اظہار کے تحت اپیل میں متنازعہ موضوع کی رقم میں شامل نہیں کیا جا سکتا۔ اس کی اپیل کی کوئی بھی بنیاد خاص طور پر مقدمے کی تاریخ اور فرمان کی تاریخ کے درمیان سود کی اس رقم کی طرف اشارہ نہیں کرتی ہے۔ اس سے یہ مزید واضح ہوتا ہے کہ وہ اس شرح کے مستقبل کے سود کو دینے کے جواز پر سوال نہیں اٹھاتا جس پر اسے دیا گیا تھا یا یہاں تک کہ اس رقم پر بھی جس پر اسے دیا جا سکتا تھا۔ ان حالات میں یہ کہنا ممکن نہیں ہے کہ اپیل میں متنازعہ موضوع کی قیمت میں مقدمے کی تاریخ اور فرمان کی تاریخ کے درمیان سود کی یہ رقم شامل ہونی چاہیے۔

مسٹر گپتے نے صحیح طور پر تسلیم کیا ہے کہ یہ اچھی طرح سے طے شدہ ہے کہ مدعی کو اپنے مقدمے کی منسوخی کے خلاف اپنی اپیل کو اس دعوے کی رقم پر اہمیت دینی ہے جو اس نے شکایت میں کی تھی اور اس میں اپیل قائم کرنے کی تاریخ تک دعوی کی گئی رقم پر واجب الادا سود شامل نہیں کرنا ہے، کہ مدعا علیہ کو حکم نامے کی تاریخ کے بعد مستقبل کے سود کی اس رقم کو شامل نہیں کرنا ہے جب تک کہ عدالتی فیس کے مقاصد کے لیے اپیل کی تشخیص میں اپیل کا قیام نہ ہو اور جب فریق حکم نامے کے خلاف اپیل کرتا ہے تو مقدمے میں طے شدہ اخراجات کی رقم پر کوئی عدالتی فیس ادا نہیں کی جانی چاہیے۔

ان رقوم کو کس اصول پر اپیل میں متنازعہ موضوع کی قدر کا حصہ نہیں سمجھا جاتا ہے؟ اس طرح کی قدر کا تعین مدعی میں کافی الزام پر یا فریقین کے درمیان تنازعہ کے نکات کے حوالے سے اپیل کی یادداشت میں درخواستوں سے کیا جانا ہے اور عدالت کے ذریعے اس کا تعین کیا جانا چاہیے۔ یہ لازمی طور پر وہ نکات ہیں جو فریقین کے حقوق کو متاثر کرتے ہیں جن پر عدالت فیصلہ سنانا چاہتی ہے۔ دعوے جو کسی دعوی کردہ حق پر مبنی نہیں ہیں لیکن متنازعہ حق اور ریلیف کے فیصلے پر منحصر ہیں جن کے حوالے سے عدالت کی صوابدید میں ہیں وہ شکایت میں تنازعہ کا موضوع یا اپیل کے میمو کے دائرے میں نہیں آتے ہیں۔

اپیل میں متنازعہ موضوع کی رقم کا تعین کرنے کے مقصد کے لیے اخراجات کی مقررہ رقم اور زیر التواء معمولی سود کے درمیان فرق کرنے کی کوئی معقول وجہ نظر نہیں آتی۔ یہ سچ ہے کہ مقدمے کے اخراجات دعوے سے آزادانہ طور پر پیدا ہوتے ہیں اور درحقیقت وہ

ہوتے ہیں جو مدعی کے ذریعے ادا کیے جاتے ہیں جبکہ زیر التواء معمولی سود کی رقم کا حکم نامہ براہ راست مدعی کے دعوے سے متعلق ہوتا ہے حالانکہ اس کا فیصلہ عدالت کی صوابدید کے اندر ہوتا ہے، لیکن یہ فرق کو درست نہیں ٹھہرائے گا۔ اخراجات بھی، اور خاص طور پر عدالتی فیس اور وکیل کی فیس کی وجہ سے ہونے والے اخراجات، عدالت میں پیش کیے گئے دعوے کی وجہ سے براہ راست پیدا ہوتے ہیں۔ اصل وجہ یہ ہے کہ یہ مقدمے یا اپیل میں دعوی کیے گئے حق کی قیمت ہے جس کا احاطہ ایکٹ کے آرٹیکل 1، شیڈول I میں تنازعہ میں موضوع کی رقم یا قیمت کے اظہار سے کیا گیا ہے اور یہ کہ مدعی کو مدعا علیہ سے ان میں سے کوئی رقم حاصل کرنے کا کوئی حق نہیں ہے حالانکہ عدالت اپنی صوابدید پر، دفعہ 34 اور 35 سی پی سی کے پیش نظر مقدمے کے حالات کے مطابق مستقبل کے سود اور اخراجات کی اجازت دے سکتی ہے۔ یہ اصول اپیل میں تنازعہ میں موضوع کا جائزہ لینے میں زیر التوا معمولی سود کی مقررہ رقم کو شامل نہ کرنے پر بھی یکساں طور پر لاگو ہوتا ہے کیونکہ وہ بھی عدالت کی طرف سے اپنی صوابدید کے استعمال میں دیا جاتا ہے اور مدعی کو مدعا علیہ کے خلاف اس رقم کا کوئی حق یا دعوی نہیں ہے۔

یہ واضح ہے کہ اگر مدعا علیہان اپیلٹ عدالت کے اطمینان کے لیے یہ ثابت کرنے میں کامیاب ہوجاتا ہے کہ مقدمے کی تاریخ تک اصل اور سود کا فرمان مکمل یا جزوی طور پر خراب ہے، تو یہ خود اپیلٹ عدالت کو اخراجات اور مستقبل کے سود کی رقم کے حوالے سے اپنی صوابدید کا استعمال اس طرح کرنے پر مجبور کرے گا کہ اگر مدعی کا دعوی مکمل طور پر مسترد ہو جاتا ہے، تو اسے مستقبل کا کوئی سود یا مقدمے یا اپیل کا کوئی خرچ نہیں دیا جائے گا اور اگر اس کا دعوی جزوی طور پر کامیاب ہوجاتا ہے تو اپیلٹ عدالت اس کے حق میں طے شدہ مستقبل کے سود اور اخراجات کی رقم میں مناسب ترمیم کرے گی۔ لہذا مدعا علیہان کے پاس اخراجات کے حکم نامے یا مستقبل کے سود کے حکم نامے کے خلاف اپیل کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے جب تک کہ وہ کچھ وجوہات کی بناء پر ان رقوم سے مکمل یا جزوی طور پر اختلاف نہ کرے۔ اگر وہ ٹرائل کورٹ میں موضوع کے دعوے سے آزادانہ طور پر اخراجات یا زیر التواء معمولی سود کے حوالے سے فرمان کی ملکیت یا درستگی سے واضح طور پر اختلاف کرتا ہے تو اسے چیلنج کی گئی رقوم پر عدالتی فیس ادا کرنی ہوگی کیونکہ اس صورت میں وہ اپیل میں ان رقوم پر تنازعہ کرتا ہے اور اس لیے وہ رقوم اپیل میں تنازعہ میں موضوع کی قدر کے اظہار کے اندر آتی ہیں۔ یہ عدالتوں کے مختلف فیصلوں کی بنیاد رہی ہے جس میں اخراجات کی رقم یا مستقبل کے سود پر عدالتی فیس کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

متھولال بمقابلہ چمیلی (3) میں یہ فیصلہ دیا گیا تھا کہ نچلی عدالت کی طرف سے دی گئی زیر التواء سود پر کوئی عدالتی فیس ادا نہیں کی جانی چاہیے جب تک کہ اس کے فیصلے کو اپیل میں خاص طور پر چیلنج نہ کیا جائے۔ صفحہ 76 پر کہا گیا ہے :

"۔ضابطہ دیوانی کی دفعہ 34 کے تحت سود زیر التواء دیا جاتا ہے۔ عدالت اسے ایوارڈ دے سکتی ہے چاہے مدعی اس کا دعوی کرے یا نہ کرے۔ اس سلسلے میں عدالت کا اختیار اسی بنیاد پر ہے جس پر ایک کامیاب فریق کو اخراجات دینے کا اس کا اختیار ہے۔ یہ اچھی طرح سے طے شدہ قاعدہ ہے کہ اپیل کردہ فرمان کے ذریعے دی گئی لاگت کی رقم پر کوئی عدالتی فیس قابل ادائیگی نہیں ہے، اگر لاگت کے ایوارڈ کے خلاف کوئی خاص بنیاد نہیں دی گئی ہے۔ یہی اصول زیر التواء سود پر بھی لاگو ہوتا ہے جسے عدالت دفعہ 34 کے تحت اپنے اختیارات کے استعمال میں دے سکتی ہے۔ نچلی اپیلٹ عدالت میں اپیل کنندہ کی اپیل کی بنیاد کو مناسب طریقے سے پڑھنے پر ہم مطمئن ہیں کہ اس عدالت میں اس کی اپیل کا موضوع مقدمے کی تاریخ تک اصل رقم اور سود تھا۔

کیولا پتی، ایم ایس ٹی بمقابلہ بی این ورما(1) میں یہ فیصلہ دیا گیا کہ جب تک اپیل کنندہ مستقبل کے سود کے ایوارڈ کو واضح طور پر چیلنج نہیں کرتا ہے، تب تک مقدمہ دائر کرنے کی تاریخ تک جمع ہونے والی سود کی رقم پر کوئی عدالتی فیس ادا نہیں کی جائے گی۔

آشوتوش بمقابلہ ستندر کمار(2) میں صفحہ 382 پر کہا گیا تھا:

"اخراجات کو مقدمے یا اپیل میں کسی متنازعہ موضوع کا حصہ نہیں سمجھا جاتا ہے۔ اپیل میں، اپیل کنندہ ایسی صورت میں واقعی حکم پر اختلاف نہیں کرتا ہے کہ اس کے لیے اخراجات فطری حکم ہے جو عام طور پر تنازعہ میں مرکزی موضوع کے فیصلے کے بعد کیا جاتا ہے اور اگر وہ خود مرکزی موضوع کے حوالے سے اپیل میں کامیاب ہو جاتا ہے، تو وہ خود بخود اخراجات کے حوالے سے کامیاب ہونے کی توقع کرے گا۔

لہذا ہم یہ مانتے ہیں کہ زیر التواء سود کی رقم کو ایکٹ کے شیڈول I کے آرٹیکل 1 کے مقاصد کے لیے اپیل میں متنازعہ موضوع کی رقم یا قیمت میں شامل نہیں کیا جانا چاہیے جب تک کہ اپیل کنندہ خاص طور پر اس حکم نامے کو مسترد کرنے کے دعوے سے آزادانہ طور پر زیر التواء سود کی رقم کے لیے حکم نامے کی درستگی کو چیلنج نہ کرے۔ یہاں اپیل کنندہ نے اس سلسلے میں حکم نامے کو خاص طور پر چیلنج نہیں کیا ہے اور اس لیے ہائی کورٹ اپیل کی یادداشت پر کافی مہر لگانے کا حق رکھتی ہے۔

اس لیے اپیل کو اخراجات کے ساتھ مسترد کر دیا جاتا ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.06.12 11:28
I attest to the accuracy and integrity of this document